30

مایوسی اور ناقص انکسار، کبر اور خودپسندی سے بچو

(فرمودہ ۹- اکتوبر ۱۹۳۱ء)

تشہد تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:-

چونکہ آج کل گاڑی کے جانے کا وقت سوا تین بجے کے قریب ہے اور جو لوگ باہر سے جمعہ کے لئے آئے ہیں انہیں وقت پر پہنچنا ضروری ہے اس لئے میں صرف پانچ سات منٹ میں مختصر خطبہ بیان کروں گا کیونکہ ضروری کام کی وجہ سے مجھے آنے میں دیر ہو گئی ہے اور چونکہ نماز کے معاً بعد پھر مجھے ضروری کام ہے یعنی جو لوگ کام کے لئے باہر جا رہے ہیں[1] انہیں ہدائتیں دینی ہیں اس لئے دوست مصافحہ نہ کریں اور مجھے جانے کے لئے راستہ دیدیں-

وہ سورۃ جو میں نے ابھی پڑھی ہے میرا ہمیشہ سے یقین ہے کہ اس کے مطالب پر غور کر کے اور پھر ان پر عمل پیرا ہونے سے انسان کی کامیابی یقینی ہے مگر افسوس کہ لوگ عام طور پر اس چھوٹی سی سورۃ کا بھی ایسے رنگ میں مطالعہ نہیں کرتے کہ اس سے یہ فوائد حاصل کر سکیں باوجودیکہ پچاس ساٹھ بار دن میں پڑھتے ہیں مگر اس کے مضامین پر سے اس طرح گذر جاتے ہیں کہ گویا کبھی دیکھی ہی نہیں- یوں بھی انسان جس چیز کو روز دیکھتا ہے اس کا نقشہ کھینچنا مشکل ہوتا ہے- جب کوئی شخص کسی نئے شہر میں جائے تو اس کی ہر چیز کو نہایت غور سے دیکھتا ہے مگر اپنے گھر کے کونوں کی طرف اس نے کبھی اتنی توجہ نہ کی ہو گی اس لئے شاید کثرت سے پڑھنے کی وجہ سے بھی مسلمان اس سورۃ کے مطالب سے غافل ہیں حالانکہ یہ اپنے اندر ایسا حُسن رکھتی ہے کہ جس قدر متواتر اسے پڑھا جائے یہ پہلے سے زیادہ جاذب ہونی چاہئے- انسان اسی صورت میں کامیاب ہو سکتا ہے کہ خدا تعالیٰ کی حمد کو کسی صورت اور کسی حالت میں نظرانداز نہ کرے اور کامیابی کی جڑ یہی ہے کہ

انسان اللہ تعالیٰ کی حمد کرے اور اپنے افکار و اعمال کو اس کے تابع کرے۔ دراصل ناکامی و نامرادی کی دو وجوہات ہوتی ہیں۔ انتہائی انکسار جس کا ظل سستی اور غفلت ہوتی ہے اور انتہائی تکبر جس کا ظل ظلم اور غضب ہوتا ہے اور یہ دونوں باتیں حمد کو نہ سمجھنے کی وجہ سے ہوتی ہیں۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ کے معنے یہ ہیں کہ سب خوبیاں اور اعلےٰ صفات خدا کے اندر ہیں اور انسان یہ سمجھ لے تو پھر کبر یا غرور اس کے نزدیک کس طرح پھٹک سکتا ہے۔ تکبر تو اسی وقت پیدا ہو گا جب انسان سمجھے گا میرے پاس کچھ ہے یا میرے اندر فلاں خوبی ہے لیکن جب وہ یہ سمجھے کہ میرا کچھ نہیں جو کچھ ہے اللہ تعالیٰ ہی کا دیا ہوا ہے تو وہ کس طرح فخر کر سکتا ہے جب اس کا اپنا کچھ ہے ہی نہیں تو فخر کس بات کا۔ جب انسان یہ سمجھے کہ دراصل سب خوبیوں کا مالک اللہ تعالیٰ ہی ہے اور اس کی ظاہری خوبصورتی یا باطنی علم یا حلم سب خدا تعالیٰ نے دیا ہے۔ اگر اس کے پاس دولت ہے تو وہ بھی خدا کی عطا کردہ ہے۔ اور اگر حکومت ہے تو وہ بھی خدا تعالیٰ کی طرف سے ہی ہے اور جب ہر چیز خدا تعالیٰ کی طرف سے ہی عطا ہوئی ہے تو کبر کس بات پر ہو سکتا ہے اسی طرح غضب بھی اس طرح پیدا ہوتا ہے کہ انسان سمجھتا ہے دوسرے کا جو فرض تھا وہ میں نے ادا کیا لیکن جب یہ خیال کرے کہ میں کیا اور میری بساط کیا اگر مجھ سے کچھ کام ہوا ہے تو خدا تعالیٰ کی دی ہوئی توفیق سے۔ گویا اگر اپنے کام خدا تعالےٰ کی طرف منسوب کرے تو اس کے لئے کسی کی غفلت پر ناراض ہونے کی کوئی وجہ نہیں۔ غضب انسان کو اسی وقت آتا ہے جب وہ سمجھتا ہے کہ دوسرا میرے جیسا کام نہیں کرتا۔ غضب سے یہاں میری مراد تنبیہہ نہیں کیونکہ تنبیہہ دوسرے کی بہتری کیلئے ہوتی ہے لیکن غضب کے اظہار کے یہ معنے ہوتے ہیں کہ اپنی بڑائی کا اظہار کیا جائے۔ اور فخر کیا جائے اس سے غرض اصلاح نہیں ہوتی بلکہ دوسرے سے اپنے آپ کو اعلےٰ اور افضل ثابت کرنا ہوتا ہے اور یہ جذبہ اسی وقت پیدا ہوتا ہے جب انسان سمجھتا ہے کہ جس طرح میں کام کرتا ہوں دوسرا کیوں نہیں کرتا لیکن جب وہ یہ خیال کرے کہ میں کچھ نہیں کرتا خدا تعالیٰ ہی مجھ سے کراتا ہے تو وہ بجائے غضب کا اظہار کرنے کے خدا کا شکریہ ادا کرے گا اس نے مجھے کام کی توفیق دی ہے جو دوسرے کو نہیں دی۔

ناکامی کی دوسری وجہ انتہائی انکسار ہے۔ جب انسان یہ خیال کرے کہ میرے پاس کچھ نہیں ہے اور میں کوئی کام کر ہی نہیں سکتا تو ناکام رہ جاتا ہے لیکن جب یہ سمجھ لے کہ خدا تعالیٰ کے پاس سب کچھ ہے اور وہ سب خوبیوں کا مالک ہے اور وہ جسے چاہے دے بھی سکتا ہے۔ تو وہ کبھی مایوس

نہیں ہو سکتا۔ مایوس ہمیشہ وہی ہوتا ہے جو سمجھے فلاں چیز ہے نہیں یا اگر ہے تو سہی مگر مجھے میسر نہیں آسکتی لیکن جب وہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ کہے جس کے معنے یہ ہیں کہ خدا تعالیٰ کے پاس سب خزانے ہیں تو نہ ہونے کا تو ازالہ ہو گیا اب آگے میسر آنے یا نہ آنے کا سوال رہ گیا اور جب وہ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ [۲] کہتا ہے تو اسے یہ بھی یقین ہو جاتا ہے کہ ہر چیز مجھے مل بھی سکتی ہے اور اس طرح مایوسی کے لئے کوئی جگہ باقی نہیں رہ سکتی۔

پس اگر صحیح طریق پر اس سورۃ کا مطالعہ کیا جائے تو انسان ایسے مقام پر کھڑا ہو جاتا ہے کہ ایک طرف تو خود پسندی و کبر جس کے نتیجہ میں ظلم اور غضب پیدا ہوتا ہے نزدیک نہیں آنے پاتا اور دوسری طرف انکسار جسے مایوسی کہتے ہیں دور ہو جاتی ہے۔ پھر سب سے بڑی بات یہ ہے کہ اس سے اس طرف توجہ پیدا ہوتی ہے کہ خدا تعالیٰ سے مانگنا چاہئے کیونکہ وہ رَبُّ الْعٰلَمِيْنَ ہے اور سب کو دیتا ہے پس تمہیں ایسا خدا ملا ہے جو ضرورتوں کو پورا کرتا اور مانگنے پر دیتا ہے۔ دنیا میں ایسے بادشاہ ہوتے ہیں جو خود بخود تو انعام دیتے ہیں لیکن جب ضرورت کے وقت مانگا جائے تو اس مطالبہ کو منظور نہیں کرتے جیسے حکومت برطانیہ ہی ہے۔ یوں تو ہندوستان کی فلاح و بہبود اور قیام امن کے لئے پوری پوری کوشش کرتی ہے لیکن جب ہندوستانیوں کی طرف سے مطالبہ ہوتا ہے کہ ہمیں فلاں فلاں حق دو۔ تو یہ کہہ کر ٹال دیا جاتا ہے کہ اچھا غور کریں گے کہ مصلحت ہے یا نہیں لیکن اللہ تعالیٰ کی حکومت ایسی نہیں وہ اپنے اندر جمہوریت کا رنگ رکھتی ہے باوجودیکہ خدا تعالیٰ قادر مطلق ہے مگر اس نے خود کہہ دیا ہے کہ تم مانگو اور اگر تمہارے مطالبات تمہارے لئے اچھے اور فائدہ مند ہوں گے تو میں انہیں پورا کر دوں گا۔ پس ہماری جماعت کو چاہئے کہ جہاں مایوسی اور ناقص انکسار سے بچے وہاں کبر اور خود پسندی کو بھی پاس نہ آنے دے اور خوش ہو کہ اللہ تعالیٰ نے اس کے لئے اپنی رحمتوں کے دروازے کھلے رکھے ہیں اور ہر شخص دعا کرے کہ وہ ان میں داخل ہو سکے کیونکہ جیسا کہ حضرت مسیح ناصری علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ تم کھٹکھٹاؤ تمہارے لئے کھولا جائے گا۔[۳] جو ان میں داخل ہونے کی کوشش کرتا ہے اگر خدا تعالیٰ کا فضل شامل ہو تو داخل بھی ہو جاتا ہے۔

(الفضل ۱۵۔ اکتوبر ۱۹۳۱ء)

[۱،۲] الفاتحۃ: ۲ [۳] متی باب ۷ آیت ۷ بائبل سوسائٹی انارکلی لاہور مطبوعہ ۱۹۹۴ء (مفہوماً)